



أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ



۲ گاہ رہو بے شک اللہ کے گروہ والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ عمال الدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جونا گڑھی

المُجَادِلَةُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلُ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ ...
یقیناً اللہ نے اس عورت کی بات سنی جو تجھ سے اپنے شوہر کے بارے میں گفتگو کر رہی تھی اور
اللہ کے 2 گے شکایت کر رہی تھی،

... وَاللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ...

اللہ تعالیٰ تم دنوں کے سوال و جواب سن رہا تھا،

... إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ (۱)
بِشَكِ اللَّهِ تَعَالَى سَنَدٌ كَيْفَيْتُ وَالاَّ هُوَ

شان نزول اور حضرت خولہ کا واقعہ:

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات حمد و شناکے لائق ہے جس کے سخنے نے تمام آوازوں کو گھیر کر کاہے۔ یہ شکایت کرنے والی بی بی صاحبؓ آن کرآن حضرتؓ سے اس طرح پچکے پچکے بتیں کہ مری تھیں کہ باوجود اس گھر میں ہونے کے میں مطلاعہ سن سکی کہ وہ کیا کہہ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس پوشیدہ بات کو بھی سن لیا اور یہ آیت اتری۔ بخاری و مسند یہ شکایت کرنے والی بی بی صاحبؓ حضرت خوبیلہ بنت اعلیٰؓ اور انکے خاوند کا نام حضرت اوس بن صامتؓ تھا۔ انہوں نے اپنے میاں کی شکایت کرتے ہوئے فرمایا کہ یا رسول اللہ! میری جوانی تو ان کے ساتھ کی تھی پچھے ان سے ہوئے اب جگہ میں بڑھیا ہو گئی، تو میرے میاں نے مجھ سے ظہار کر لیا اے اللہ میں تیرے سامنے اپنے اس دکھرے کا رو نارو تی ہوں۔ ابھی یہ بی بی صاحبؓ گھر سے باہر نکلی تھیں جو حضرت جبریلؓ یہ آیت لے کر اترے۔

فَذَسْمَعَ اللَّهُ قُولُ الَّتِي ثَجَادَلَكَ فِي زَوْجِهَا

حضرت ابو یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اپنی خلافت کے زمانے میں کچھ لوگوں کے ساتھ جا رہے تھے جو ایک عورت نے آواز دے کر نکھر لیا، حضرت عمر نکھر گئے اور انکے پاس جا کر توجہ اور ادب سے سر جھکائے انکی بتیں سننے لگے۔ جب وہ اپنی فرمائش کی تقلیل کر لیجیں اور خود اوت گنکیں تب امیر المؤمنین بھی جا رہے پاس آئے۔ ایک شخص نے کہا امیر المؤمنین ایک بڑھیا کے کہنے سے اپنے رک گئے اور اسے آدمیوں کو اپنے سے اب تک رکنا پڑا۔ اپنے فرمایا فسوس جانتے بھی ہو یہ کون تھیں؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا یہ وہ عورت ہیں جن کی شکایت اللہ تعالیٰ نے ساتھیں آسمان پر سئی یہ حضرت، ولیدہ بنت اعلیٰ ہیں اگر ۲۴ جن صحیح سے شام چھوڑ راست کر دیتیں اور مجھ سے کچھ فرماتی رہیں تو بھی میں انکی خدمت سے نہ ملتا، ہاں نماز کے وقت نماز ادا کر لیتا اور پھر کمر بستہ خدمت کے لیے حاضر ہو جاتا۔ ابی اہن حاتم

مسئلہ ظہار:

الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْكُمْ مَنْ تَسَاءَلُهُمْ مَا هُنَّ أَمَّهَاتِهِمْ ...

تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہر کرتے ہیں (یعنی انہیں ماں کہہ پیشتے ہیں) وہ دراصل انکی
ماں کیں نہیں بن جاتیں،

حضرت خوبیلہ بنت اعلیٰؓ فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم میرے اور میرے خاوند اوس بن صامتؓ کے بارے میں اس سورہ مجادلہ کی شروع کی چار آیتیں اتری ہیں۔

میں اسکے گھر میں تھیں یہ بڑی عمر کے اور کچھ اخلاقی کے بھی اچھے نہ تھے ایک دن با توں ہی با توں میں میں نے اُنکی کسی بات کے خلاف کیا اور انہیں کچھ جواب دیا، جس پر وہ بڑے غضباناً ہوئے۔ اور غصے میں کہنے لگے تو مجھ پر بمری ماں کی پیشہ کی طرح ہے پھر گھر سے چلے گئے۔ جب واپس آئے اور مجھ سے خاص بات چیت کرنی چاہی، میں نے کہا اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں خوبی کی جان ہے تمہارے اس کہنے کے بعد اب یہ بات ناممکن ہے یہاں تک کہ اللہ اور اسکے رسول کا فیصلہ ہمارے بارے میں نہ ہو۔ لیکن وہ نہ مانے اور زبردستی کرنے لگے۔ مگر چونکہ کمزور اور ضعیف تھے میں ان پر غالب گئی اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔

میں اپنی پڑوسن کے ہاں گئی اور اس سے کپڑا مانگ کر اوزھ کر رسول اللہ کے پاس پہنچی۔ اس واقعہ کو بیان کیا اور بھی اپنی مصیبہ تھیں اور تکلفیں بیان کرنی شروع کر دیں۔ آپؐ بھی فرماتے جاتے تھے خوبی میں خاوند کے بارے میں اللہ سے ذرودہ بڑھتے ہوئے ہیں۔

ابھی یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ انحضرت پر وحی کی کیفیت طاری ہوئی۔ جب وحی اتر پھلی تو آپؐ نے فرمایا اے خوبیہ تیرے اور تیرے خاوند کے بارے میں قرآن کریم کی آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ پھر آپؐ نے قدس عَزَّوَجَلَّ اللہ... عذاب الیٰم تک پڑھ کر سنایا۔

ظہار کا کفارہ:

اور فرمایا:

مُرِيْهٖ فَلِيُعْتَقُ رَقَبَةٌ

جاوے اپنے میاں سے کہو کہ ایک غلام آزاد کرو دیں۔

میں نے کہا حضور ان کے پاس غلام کہاں وہ تو قبہت مسکین شخص ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

فَلَيَصُمُّ شَهْرَيْنَ مُتَّابِعَيْنَ

اچھا تو دو میسیے کے لگا تار روزے رکھ لیں۔

میں نے کہا حضور وہ تو بڑی عمر کے نہ تو ان کمزور ہیں انہیں دو ماہ کے روزوں کی بھی طاقت نہیں۔ آپؐ نے فرمایا:

فَلَيَطْعِمُ سَتِّينَ مِسْكِيَّاً وَسَقَا مِنْ ثَمَرٍ

پھر سالٹھ مسکینوں کو ایک وقت (تقریباً چار میں) سمجھو ریس دے دیں۔

میں نے کہا حضور اس مسکین کے پاس یہ بھی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اچھا آدھا وقت سمجھو ریس میں اپنے پاس سے انہیں دے دوں گا۔

میں نے کہا بہتر، آدھا وقت میں دے دوں گی۔ آپؐ نے فرمایا:

فَذَأْصَبَتْ وَأَحْسَنَتْ فَادْهَبِي فَتَصَدَّقِي بِهِ عَلَّهُ، ثُمَّ اسْتَوْصِي بِاَنْ عَمَّلَ خَيْرًا

یہ تم نے بہت اچھا کیا اور خوب کام کیا جائے ادا کر دو اور اپنے خاوند کے ساتھ جو تمہارے پیچا کے لاکے ہیں محبت پیار خیر خواہی اور فرمانبرداری سے گزارا کرو۔ مند احمد و احمد و احمد

حضرت سلمہ بن حصرم کا واقعہ جواب آرہا ہے وہ اسکے اترنے کا باعث نہیں ہوا۔ ہاں البتہ جو حکم ظہار ان آئیوں میں تھا انہیں بھی دیا گیا یعنی ۲ را دیگی غلام یا روز سے یا کھانا دینا۔ حضرت حصرم کا واقعہ خود اگلی زبانی یہ ہے:

مجھ میں جماعت کی طاقت اور وہ سے زیادہ تھی۔ رمضان میں میں اس خوف سے کہ کہیں ایسا نہ ہو دون میں روزہ کے وقت میں پنج نہ سکون میں نے رمضان بھر کے لیے اپنی بیوی سے ظہار کر لیا۔ ایک رات جبکہ وہ میری خدمت میں مصروف تھی بدن کے کسی حصے پر سے کپڑا اہٹ گیا۔ پھر تاب کہا تھی؟ اس سے بات چیز کہ بیٹھا صبح اپنی قوم کے پاس آ کر میں نے کہا رات ایسا واقعہ ہو گیا ہے تم مجھے لے کر رسول اللہ کے پاس چلو اور آپ سے پوچھوں کہ اس گناہ کا بدله کیا ہے؟

سب نے اسکا رکیا اور کہا کہ ہم تو تیرے ساتھ نہیں جائیں گے ایسا نہ ہو کہ قرآن کریم میں اسکی بابت کوئی آیت اترے یا حضور کوئی ایسی بات فرمادیں کہ ہمیشہ کے لیے ہم پر عار ہاتھی رہ جائے تو جانے تیرا کام تو نے ایسا کیوں کیا؟ ہم تیرے ساتھی نہیں۔ میں نے کہا اچھا پھر میں اکیلا جاتا ہوں چنانچہ میں گیا اور حضور سے تمام واقعہ بیان کیا۔

آپ نے فرمایا تم نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا جی ہاں حضور مجھ سے ایسا ہو گیا۔ آپ نے پھر فرمایا تم نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے پھر بھی عرض کیا کہ ہاں حضور مجھ سے خطا ہو گئی۔ آپ نے تیری دفعہ بھی یہی فرمایا۔ میں نے پھر اقرار کیا اور کہا حضور میں موجود ہوں جو سزا میرے لیے تجویز کی جائے میں اسے صبر سے برداشت کروں گا۔ آپ حکم کیجیئے۔ آپ نے فرمایا: جاؤ ایک غلام ۲ را د کرو۔ میں نے اپنی گردن پر باتھر کھکھل کر کہا حضور میں تو صرف اسکا مالک ہوں اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے غلام ۲ را د کرنے کی طاقت نہیں۔

آپ نے فرمایا پھر دو میتے کے پے در پے روزے رکھو میں نے کہا یا رسول اللہ اروزوں ہی کی وجہ سے ہے یہ ہوا۔ آپ نے فرمایا پھر جاؤ صدق کرو۔ میں نے کہا اس اللہ کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ بلکہ آج کی شب سب گمراہوں نے فاقہ کیا ہے۔

فرمایا اچھا بخوبی رائق کے قبیلے کے صدقے والے کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ صدقہ کا مال تمہیں دے دے تم اس میں سے ایک وقت کھجور تو سانچھ مسکنیوں کو دے دو اور ہاتھی تم اپنے اور بال پچھوں کے کام میں لاو۔

میں خوش خوشن اپنی اوتا اور اپنی قوم کے پاس آیا اور ان سے کہا تمہارے پاس تو میں نے نیچلی اور برائی پائی اور حضرت محمد مصطفیٰ کے پاس میں نے کشادگی اور برکت پائی۔ مسند احمد و ابو داود

بطاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ حضرت اوس بن صامت اور اگلی بیوی صاحب حضرت خولہ کے واقعہ کے بعد کا ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس کا فرمان ہے کہ ظہار کا پہلا واقعہ حضرت اوس بن صامن گا ہے جو حضرت عبادہ بن صامت کے بھائی تھے۔

اس واقعہ سے حضرت خولہ گوڈ رحمہ کر شاید طلاق ہو گئی۔ انہوں نے اک حضور سے کہا کہ میرے میاں نے مجھ سے ظہار کر لیا اور اگر ہم علیحدہ ہی میخدہ ہو گئے تو دونوں بر باد ہو جائیں گے۔ میں اب اس لائق بھی نہیں رہی کہ مجھ سے اولاد ہوئمارے اس تعلق کو بھی زمانہ گزر چکا۔ اور بھی اسی طرح کی باتیں کہتی جاتی تھیں اور روتنی جاتی تھیں۔

اب تک ظہار کا کوئی حکم اسلام میں نہ تھا، اس پر یہ آئیں شروع سوت سے **اللہ** تک اتریں۔ حضور نے حضرت اونٹ کو بلوایا اور پوچھا کہ کیا تم غلام ۲ زاد کر سکتے ہو؟ انہوں نے حتم کھا کر انکار کیا۔ حضور نے انکے لیے رقم جمع کی، انہوں نے اس سے غلام خرید کر ۲ زاد کیا اور اپنی بیوی صاحب سے رجوع کیا۔ ابن جریر

حضرت ابن عباسؓ کے علاوہ اور بھی بہت سے بزرگوں کا بیکی فرمان ہے کہ یہ آئیں انہی کے بارے میں نازل ہوئی ہیں **وَاللهُ أَعْلَم**۔

ظہار کی تعریف:

لفظ **ظہار** مشتق ہے ظہر سے چونکہ اہل جامیت اپنی بیوی سے **ظہار** کرتے وقت یوں کہتے تھے کہ انت علیٰ کاظہر امی ایجی تو مجھ پر ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیچھے۔

شریعت میں حکم یہ ہے کہ اس طرح خواہ کسی عشوکا نام لے **ظہار** ہو جائے گا۔ **ظہار** جامیت کے زمانے میں طلاق سمجھا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے اس میں کفارہ مقرر کر دیا اور اسے طلاق شارثین کیا جیسے کہ جامیت کا دستور تھا۔ سلف میں سے اکثر حضرات نے بیکی فرمایا ہے۔

حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں ایلا اور **ظہار** جامیت کے زمانہ کی طلاقیں تھیں، اللہ تعالیٰ نے ایلا میں تو چار میں کی مدت مقرر فرمائی اور **ظہار** میں کفارہ مقرر فرمایا۔

حضرت امام مالکؓ نے **لفظ مسکم** سے استدلال کیا ہے کہ چونکہ یہاں خطاب مومنوں سے ہے اس لیے اس حکم میں کافروں ایشیں۔ جہور کا مذهب اسکے برخلاف ہے۔ وہ اسکا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ باعتبار غائب کے کہہ دیا گیا ہے۔ اس لیے بطور قید کے اسکا منہوم خالق مراد نہیں لے سکتے۔ **لفظ من نسأ لهم** سے جہور نے استدلال کیا ہے کہ لوگوں سے **ظہار** نہیں نہ وہ اس خطاب میں داخل ہے۔

... إِنْ أَمَّهَا ثُمُّهُمْ إِلَّا اللَّائِي وَلَدَنَّهُمْ...

اکنی ما نیس تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کہنے سے کہ تو مجھ پر میری ماں کی طرح ہے یا میرے لیے تو مثل میری ماں کے ہے یا مثل میری ماں کی پیچھے کے ہے یا اور ایسے ہی الفاظ اپنی بیوی کو کہہ دینے سے وہ حق مجھ ماں نہیں بن جاتی، حقیقی ماں تو وہی ہے جس کے بطن سے یہ تولد ہوا ہے۔

... وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكِرًا مِّنَ الْفُوْلِ وَزُورًا ...

یقیناً یہ لوگ ایک نامعقول اور محبوثی بات کہتے ہیں

... وَإِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ غَفُورٌ (۲)

بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

یہ لوگ اپنے منہ سے فخش اور باطل قول بول دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ درگز کرنے والا اور بخشنے دینے والا ہے۔ اس نے جامیت کی اس عجیب کو تم سے دور کر دیا۔

اسی طرح ہر وہ کلام جو ایک دم زبان سے بغیر سوچے سمجھے اور بلا قصد نکل جائے، چنانچہ ابو داؤد میں ہے کہ حضور نے سن کر ایک شخص اپنی بیوی سے کہہ رہا ہے اے بیوی، ہم نے تو آپ نے فرمایا کیا یہ تیری بہن ہے؟ غرض یہ کہنا بر الگا سے روکا، مگر اس سے حرمت ثابت نہیں کی۔ کیونکہ دراصل اس کا مقصود یہ نہ تھا بیوی زبان سے بغیر قصد کے نکل گیا تھا ورنہ ضرور حرمت ثابت ہو جاتی، کیونکہ صحیح قول بھی ہے کہ اپنی بیوی کو جو شخص اس نام سے یاد کرے جو محترمات ابد یہ ہیں مثلاً بہن یا پھوپھی یا خالہ وغیرہ تو وہ بھی حکم میں مان کے ہیں۔

وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا ...

اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنی بھی ہوتی بات سے رجوع کریں تو ان کے ذمہ ۲ پس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک غلام آزاد کرتا ہے۔

یہاں کفارہ بیان ہو رہا ہے کہ ایک غلام آزاد کرے۔

یہاں یہ قید نہیں کہ مومن ہی ہوئے قتل کے کفار سے میں غلام کے مومن ہونے کی قید ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں یہ مطلق اس مقید پر محظوظ ہو گی کیونکہ آزادگی جیسی وہاں ہے، ایسی ہی یہاں بھی ہے، اسکی دلیل یہ حدیث بھی ہے کہ ایک سیاہ فام لوٹھی کی بابت حضور نے فرمایا تھا اسے آزاد کرو یہ مومن ہے۔

... ذَلِكُمْ ثُوَّاعْظُونَ بِهِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (۳)

اس سے تم کو نصیحت ہو گی اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے،

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سے تمہیں نصیحت کی جاتی ہے، یعنی دھرم کا یا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مصلحتوں سے خبردار ہے اور تمہارے احوال کا عالم ہے۔

فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَّابِعِينَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا ...

ہاں جو شخص نہ پائے اس کے ذمہ دہنیوں کے لگاتار روزے ہیں اس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگا نہیں،

... فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فِإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ...

اور جس شخص کو یہ طاقت بھی نہ ہو اس پر سانحہ مسکینوں کا کھلانا ہے۔

جو آزادگی غلام پر قادر نہ ہو وہ دو میئے کے لگاتار روز رکھنے کے بعد اپنی بیوی سے اس صورت میں مل سکتا ہے اور اگر اسکا بھی مقدور نہ ہو تو پھر سانحہ مسکینوں کو کھانا دینے کے بعد۔

پہلے حدیث میں گزر چکیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مقدم پہلی صورت پھر دوسرا پھر تیسرا جیسے کہ بخاری مسلم کی اس حدیث میں بھی ہے جس میں آپ نے رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کرنے والے کو فرمایا تھا۔

... ذَلِكَ لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ...

یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اسکے رسول کی حکم برداری کرو۔

... وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ...

یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدیث ہیں،

... وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۴)

اور کفار ہی کے لیے دکھکی مارے۔

ہم نے یہ احکام اس لیے مقرر کیے ہیں کہ تمہارا کامل ایمان اللہ پر اور اسکے رسول پر ہو جائے۔ یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیث ہیں اس کے محضات ہیں خبردار اس حرمت کو نہ توڑنا۔ جو کافر ہوں یعنی ایمان نہ لائیں حکم برداری نہ کریں شریعت کے احکام کی بے عزتی کریں ان سے لاپرواہی برتنیں انہیں بلااؤں سے نپٹنے والا نہ سمجھو بلکہ انکے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں۔

اللَّهُ أَوْ رَسُولُهُ كَمَا خَالَفَ نَهَى كَمَا كُبِّلَ بِمَا نَهَا

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادِونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كُبِّلُوا كَمَا كُبِّلَتِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ...

بے شک جو لوگ اللہ سے اور اس کے رسول سے مخالفت کرتے ہیں وہ ذمیل کئے جائیں گے

جیسے ان سے پہلے کے لوگ ذمیل کئے گئے تھے

فرمان ہے کہ اللہ کی اور اسکے رسول کی مخالفت کرنے والے اور احکام شرع سے سرتاسری کرنے والے ذات اور پہنچا کر کے لا اُق ہیں۔ جس طرح ان سے اگلے انہی اعمال کے باعث برپا اور رسول کو دینے گئے اسی طرح یہ بھی اس سرکشی کے باعث تباہ اور رسول کے جائیں گے۔

... وَقُدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ...

اور بے شک ہم واضح ۲۱ یتیں اتار پچے ہیں،

... وَلِكَافِرِينَ عَذَابٌ مُهِينٌ (۵)

مُنْكِرُوں کے لیے تُؤْذَاتٍ کی مار ہے ہی۔

ہم نے اس طرح واضح اس قدر ظاہر اتنی صاف اور ایسی بھلی ہوئی ۲۱ یتیں پیان کر دی ہیں اور نہ اپنیاں ظاہر کر دی ہیں کہ سوائے اسکے جس کے دل میں سرگشی ہو کوئی ان سے انکار نہیں کر سکتا اور جو ان کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ اور ایسے کفار کے لیے اپنیاں کی ذلت کے بعد وہاں کے بھی اہانت والے عذاب ہیں اپنیاں اسکے تکبر نے اللہ کی طرف بھجنے سے روکا وہاں اس کے بد لے انہیں بے انتہا ذلیل کیا جائے گا خوب روندا جائے گا۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَنْبَئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ ...

جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اخھائے گا پھر انہیں انکے کئے ہوئے عمل سے گاہ کرے گا، جسے
اللہ نے یاد رکھا اور جسے یہ بھول گئے،

... وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (۶)

اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام اگلوں پچھلوں کو ایک ہی میدان میں جمع کرے گا اور جو بھلائی برائی جس کسی سے کی تھی اس سے ۲ گاہ کرے گا۔ کوئی بھول گئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے تو اسے یاد رکھا تھا، اس کے فرشتوں نے اسے لکھ رکھا تھا، نہ تو اللہ پر کوئی چیز چھپ سکے نہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو بھولے۔

أَلمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ...

کیا تو نے انہیں دیکھا کہ اللہ آسمانوں کی اور زمین کی ہر چیز سے واقف ہے۔

اللہ تعالیٰ پیان فرماتا ہے کہ تم جہاں ہو جس حالت میں ہو نہ تمہاری باتیں اللہ کے سنتے سے رہ سکیں نہ تمہاری حاجتیں اللہ کے دیکھنے سے پوچھیدہ رہیں۔ اس کے علم نے ساری دنیا کا احاطہ کر رکھا ہے اسے ہر زمان و مکان کی اطلاع ہر وقت ہے۔ وہ زمین و آسمان کی تمام تر کائنات سے باعلم ہے۔

... مَا يَكُونُ مِنْ تَجْوَى ثَلَاثَةٌ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَكَا خَمْسَةٌ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ ...

تین آدمیوں کا مشورہ نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ انکا چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ کا مگر انکا پنچواہ ہوتا ہے

... وَلَا أَدْنَى مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِنَّهُ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا...

ورئے اس سے کم کا اور نہ زیادہ کا گروہ ساتھی ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہے

تین شخص آپس میں مل کر نیابت پوشیدگی سے رازداری سے اپنی باتیں ظاہر کریں انہیں وہ سنتا ہے اور وہ اپنے تینیں تین ہی نہ سمجھیں بلکہ اپنا چوتھا اللہ کو گنیں اور جو پانچ شخص تھائی میں رازداریاں کر رہے ہوں وہ بھی یقین رکھیں کہ وہ جہاں کہیں بھی ہیں، انکے ساتھ انکا اللہ ہے، یعنی انکے حال و قال سے مطلع ہے انکے کام کو سن رہا ہے اور انکی حالتوں کو دیکھ رہا ہے۔ پھر ساتھی ساتھی اسکے فرشتے بھی لکھتے جا ہے یہی جیسے اور جگہ ہے:

الْمَلَكُ يَعْلَمُ مَا أَنْشَأَ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سَرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَمُ الْغَيْبِ (9:78)

کیا لوگ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ انکی پوشیدگیوں کو اور انکی سرکوشیوں کو بخوبی جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمام غیبوں پر اطلاع رکھتے والا ہے۔

اور جگہ ارشاد ہے:

أَمْ يَحْسُبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سَرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ بَلَى وَرَسُولُنَا لَدَيْهِمْ يَكْلِبُونَ (43:80)

کیا انکا یہ گمان ہے کہ ہم ان کی پوشیدہ باتوں اور خوبیہ مشوروں کو سن نہیں رہے؟ برا بر اس رہے ہیں اور ہمارے تیجھے ہوئے انکے پاس موجود ہیں جو لکھتے جا رہے ہیں۔

اکثر بزرگوں نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ اس آیت سے مراد معیت علمی ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کا وجود نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر جگہ ہے۔ ہر تین کے مجمع میں چوتھا اسکا علم ہے تبارک و تعالیٰ) بے شک و شبہ اس بات پر ایمان کامل اور یقین راجح رکھنا چاہیے کہ یہاں مراد ذات سے ساتھ ہونا نہیں بلکہ علم سے ہر جگہ موجود ہونا ہے ہاں بے شک اسکا سنتا دیکھنا بھی اسی طرح اس کے علم کے ساتھ ساتھ ہے۔

... ثُمَّ يُبَيِّنُهُمْ بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ...

پھر قیامت کے دن انہیں انکے اعمال سے گاہ کرے گا،

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنی تمام حقوق پر مطلع ہے۔ انکا کوئی کام اس سے پوشیدہ نہیں، پھر قیامت کے دن انہیں انکے تمام اعمال پر حساب کرے گا۔

... إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (۷)

بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانے والا ہے۔

سرگوشی کے متعلق:

أَلْمَ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَهُوا عَنِ النَّجْوَى ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نَهُوا عَنْهُ ...
 کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنمیں کاناپھوسی سے روک دیا گیا تھا وہ پھر بھی اس روکے
 ہوئے کام کو دوبارہ کرتے ہیں

کاناپھوسی سے یہودیوں کو روک دیا گیا تھا اس لیے کہ ان میں اور آنحضرتؐ میں جب صلح و صفائی تھی تو یہ لوگ یہ حرکت کرنے لگے کہ جہاں کہیں کسی مسلمان کو دیکھا اور جہاں کوئی انکے پاس آگیا کہ یہ اوہرا وہ جمع ہو ہو کر پچھے پچھے اشاروں کتابیوں میں اس طرح کاناپھوسی کرنے لگئے کہ اکیلا و کیلا مسلمان یہ گمان کرتا کہ شاید یہ میرے قتل کی سازشیں کر رہے یا میرے خلاف اور ایمانداروں کے خلاف کچھی ترکیبیں سوچ رہے ہیں۔ اسے انکی طرف جاتے ہوئے بھی ذرگتا۔

جب یہ شکایتیں عام ہوئیں تو حضورؐ نے یہودیوں کو اس عقلی حرکت سے روک دیا لیکن انہوں نے پھر بھی یہی کرنا شروع کیا۔

... وَيَتَاجُونَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدُوانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ ...

اور آپس میں گنہگاری کی اور ظلم و زیادتی اور نافرمانی پیغمبرؐ کی سرگوشیاں کرتے ہیں
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انکی خانگی سرگوشیاں یا تو گناہ کے کاموں پر ہوتی ہیں جس میں انکا ذاتی نقصان ہے یا ظلم پر ہوتی ہیں جس میں دوسروں کے نقصان کی ترکیبیں سوچتے ہیں یا پیغمبر علیہ السلام کی مخالفت پر ایک دوسروں کو پختہ کرتے ہیں اور آپؐ کی نافرمانیوں کے مخصوصے گاٹختے ہیں۔

... وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَوْكَ بِمَا لَمْ يُحِيكَ بِهِ اللَّهُ ...

اور جب تیرے پاس آتے ہیں تو تجھے ان لفظوں میں سلام کرتے ہیں جن لفظوں میں اللہ تعالیٰ نہیں کہا اب ان بدکاروں کی ایک بدترین خصلت بیان ہو رہی ہے کہ سلام کے الفاظ کو بھی یہ بدل دیتے ہیں۔
 حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتب یہودی حضورؐ کے پاس آئے اور کہا **السلام عليك يا ابا القاسم** (سام کے معنی موت کے ہیں) میں نے کہا **عليكم السلام**۔ آنحضرتؐ نے فرمایا:

يَا عَائِشَةً إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا النَّقْحُشَ
 ا— عَائِشَةُ اللَّهُ تَعَالَى بِرَ— الفاظ اور خلت کلامی کو ناپسند فرماتا ہے۔

میں نے کہا کیا حضور نے نہیں شا؟ انہوں نے آپؐ کو **السلام** نہیں بلکہ **السام** کہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

أَوْ مَا سَمِعْتَ أَقْوَلُ: وَعَلَيْكُمْ

کیا تم نے نہیں سامیں نے کہا دیا **عليکم**۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اُنکے جواب میں فرمایا تھا **عَلَيْكُمُ السَّامِ وَالدَّامُ وَاللَّهُ أَوْزَأَ بَيْنَ صَدِيقَيْكُمْ** کو روکتے ہوئے فرمایا:

إِنَّهُ يُسْتَجَابُ لَنَا فِيهِمْ، وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِينَا

کہ ہماری دعا ان کے حق میں مقبول ہے اور ان کا تمہیں کو شنا مقبول ہے۔ ابھن اپنی حاتم

ایک مرتبہ حضورؐ پر اصحاب کے مجمع میں تشریف فرماتھے کہ ایک یہودی نے ۲ کر سلام کیا۔ صحابہؓ نے جواب دیا۔ پھر حضرتؐ نے صحابہؓ سے پوچھا معلوم بھی ہے اس نے کیا کہا تھا؟ تمہوں نے کہا حضرت سلام کیا تھا۔ ۲ پرؐ نے فرمایا تمہیں اس نے کہا تھا سام **عَلَيْكُمْ** یعنی تمہارا دین مغلوب ہو گئے جائے۔

پھر ۲ پرؐ نے حکم دیا کہ اس یہودی کو بلا لاو۔ جب وہ ۲ کیا تو ۲ پرؐ نے فرمایا حق حق تباکیا تو نے سام **عَلَيْكُمْ** نہیں کہا تھا؟ اس نے کہا ہاں حضور میں نے سبیں کہا تھا۔ ۲ پرؐ نے فرمایا:

إِذَا سَلَمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ قُفُولُوا: عَلَيْكُمْ

ستو جب کوئی اہل کتاب تم میں سے کسی کو سلام کرے تو صرف علیک کہو دیا کرو۔ یعنی جو تو نے کہا ہو وہ صحیح پر۔ ابھن جزوی

... وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَفُولُ ...

اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہمارے اس کے پرزا کیوں نہیں دیتا،

یہ لوگ اس کرتوں پر خوش ہو کر اپنے دل میں کہتے کہ اگر یہ نبی برحق ہوتا تو اللہ تعالیٰ ہماری اس چال بازی پر تمہیں دیا میں ضرور عذاب کرتا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تو ہمارے باطنی حال سے بخوبی واقف ہے۔

... حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلُوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيرُ (۸)

ان کے لیے جہنم کافی سزا ہے۔ جس میں یہ جائیں گے سوبھت بر الجھکانا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انہیں دارِ خرث کا عذاب ہی بس ہے جہاں یہ جہنم میں جائیں گے اور بری جگہ پہنچیں گے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَنَاجِوْا بِالْإِثْمِ ...

اے ایمان والوائم چپ چپاتے باش کرو تو یہ سرکوشیاں گنگاری اور ظلم وزیادتی اور ت Aframati پیغمبر کی نہ ہوں،

... وَالْعُدُوانَ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجِوْا بِالْبَرِّ وَالثَّقَوَى...

بلکہ لفظ رسانی اور پر جیزگاری کی باتوں پر ۲ پس میں تباولہ خیالات کرو

اللہ تعالیٰ موننوں کو ادب سکھاتا ہے کہ تم ان منافقوں اور یہودیوں کے سے کام نہ کرنا۔ تم گناہ کے کاموں اور حد سے گزر جانے اور نبی کو نہ ماننے کے مشورے نہ کرنا بلکہ تمہیں اُنکے برخلاف نیکی کے اور اپنے بچاؤ کے مشورے کرنے چاہیں۔

... وَأَنْفَوْا اللَّهُ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (۹)

اور اللہ سے ذرتے رہ جسکے پاس تم سب جمع کئے جاؤ گے

تمہیں ہر وقت اس اللہ سے ذرتے رہنا چاہیے جس کی طرف تمہیں جمع ہوتا ہے، جو اس وقت تمہیں ہر یتکی بدی کی جزا ادا
دے گا اور تمام اعمال و اقوال سے منزہ کرے گا کوئی بھول گئے ہو، لیکن اسکے پاس سب محفوظ اور موجود ہیں۔

إِنَّمَا النَّجْوَى مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا ...

بری سرگوشیاں شیطانی کام ہے جس سے ایمانداروں کو رنج پہنچے۔

... وَلَيْسَ بِضَارٍ هُمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ...

گو اللہ تعالیٰ کی چاہت بغیر وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

... وَعَلَى اللَّهِ فَلِيَتَوَكَّلَ الْمُؤْمِنُونَ (۱۰)

ایمان والوں کو چاہیے ہے اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔

فرمایا کہ اس مقام کی سرکوشی جس سے مسلمان کو تکلیف پہنچے اور اسے بدگانی ہو شیطان کی طرف سے ہے۔ شیطان ان
منافقوں وغیرہ سے یہ کام اس لیے کرواتا ہے کہ مومنوں کو غم و رنج ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر نہ
شیطان نہ کوئی اور انہیں ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ جسے کوئی ایسی حرکت معلوم ہو اسے چاہیے کہ **اعوذ** پڑھے اللہ تعالیٰ کی پناہ لے
اور اللہ پر بھروسہ رکھے انشاء اللہ سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔

ایسی کامانچوی جو کسی مسلمان کو ناکارگزاری سے حدیث میں بھی منع ہے۔

مسند احمد میں ہے کہ **آنحضرت نے فرمایا:**

إِذَا كُلْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجِي اثْنَانُ دُونَ صَاحِبِهِمَا، فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْرِزُهُ

جب تم تین آدمی ہو تو دوں کر کان میں مشڈاں کر لئے نہ پہنچ جاؤ۔ اس سے اس تیرے کا دل میں ہو گا۔ بخاری و مسلم

آداب مجلس کی تفصیل:

یہاں ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ جاہی ۲ آداب سمجھاتا ہے۔ انہیں حکم دیتا ہے کہ نشست و برخاست میں بھی ایک دوسرے کا
خیال و لحاظ رکھو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحَ اللَّهُ لَكُمْ ...

۱۔ مسلمانوں اجنب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں جیسی ذرا کھل کر بیخوبی تو تم جگہ کشاوہ کر دو اللہ تمہیں کشاوگی دے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب مجلس میں ہو اور کوئی آئے تو ذرا ادھر ادھر بٹا کر اسے بھی جگدا۔ مجلس میں کشاوی کرو۔ اسکے پہلے اللہ تعالیٰ تمہیں کشاوی دے گا۔ اس لیے کہ ہر عمل کا بدله اسی جیسا ہوتا ہے۔

مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَهَنَّمَ

چنانچہ ایک حدیث میں ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنادے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے گھر بنادے گا۔

اور حدیث میں ہے:

وَمَنْ يَسِرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ،

جو کسی سختی والے پڑا سانی کرے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی کرے گا۔

وَاللَّهُ فِي عَوْنَ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنَ أَخِيهِ

جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی مدد میں لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ خود اپنے اس بندے کی مدد پر رہتا ہے۔

حضرت مقاصل فرماتے ہیں جمع کے دن یا آیت اتری۔ رسول اللہ اس دن صفا میں تھے یعنی مسجد کے ایک چھپر تھے جگہ تھک تھی اور آپؐ کی عادت مبارک تھی کہ جو مجاہر اور انصار پدر کی لاوائی میں آپؐ کے ساتھ تھے آپؐ اپنی بڑی عزت اور محکمیم کیا کرتے تھے۔ اس دن اتفاق ہے چند بدری صحابہ ذرا دیر سے آئے تو آنحضرتؐ کے آس پاس کھڑے ہو گئے۔

آپؐ سے سلام علیک ہوتی۔ آپؐ نے جواب دیا۔ اب یہ اسی امید پر کھڑے رہے کہ مجلس میں ذرا کشاوی دیکھیں تو بینجہ جاں کیں لیکن کوئی شخص اپنی جگہ سے نہ ہلا جو انکے لیے جگد ہوتی۔ آنحضرتؐ نے جب یہ دیکھا تو رہا نہ گیا نام لے لیکر اکوں کو اپنی جگہ سے کھڑا کیا اور ان بدری صحابیوں کو بینجہ کو فرمایا۔

جو لوگ کھڑے کرائے گئے تھے انہیں ذرا بھاری پڑا اور حرم منافقین کے ہاتھ میں ایک مشغالمگ گیا۔ کہنے لگے بینجہ یہ عدل کرنے کے مدھی نبی ہیں کہ جو لوگ شوق سے آئے پہلے آئے اپنے نبی کے قریب جگہ لی اطمینان سے اپنی اپنی جگہ بینجہ گئے انہیں تو اپنی جگہ سے کھڑا کر دیا اور دیر سے آئے والوں کو اپنی جگہ دلوادی، کس قدر رنا الفضیل ہے۔

اوہر خنور نے اس لیے کہ اسکے دل میلے ہوں دعا کی کہ اللہ اس پر حرم کرے جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے مجلس میں جگد کر دے اس حدیث کو سنتے ہی صحابہ نے فوراً خود بخود اپنی جگہ سے ہٹنا اور آنے والوں کو جگد دینا شروع کر دی اور جمع ہی کے دن یا آیت اتری۔ ابن ابی حاتم

سنن کی اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ اسے ہی مجلس کے خاتمے پر بینجہ جایا کرتے تھے اور جہاں آپؐ تشریف فرماء ہو جاتے وہی جگد صدارت کی جگد ہو جاتی اور صحابہ کرام اپنے اپنے مراتب کے مطابق مجلس میں بینجہ جاتے۔ حضرت الصدیقؓ آپؐ کے دو اکیس جناب فاروقؓ آپؐ کے باکیں اور عموماً حضرت عثمانؓ آپؐ کے سامنے بینجہ تھے کیونکہ یہ دونوں بزرگ کاتب وحی تھے۔ آپؐ ان سے فرماتے اور یہ وحی لکھ لیا کرتے تھے۔

صحیح مسلم میں ہے کہ حضورؐ کا فرمان تھا کہ مجھ سے قریب ہو کر علیکم صاحب فراست لوگ بیٹھیں پھر درجہ بدرجہ اور یہ انتظام اس لیے تھا کہ حضورؐ کے مبارک ارشادات یہ حضرات نہیں اور سخنی بھیں یعنی وہ تھی کہ صد والی مجلس میں جو کا ذکر ابھی گزرا ہے اپنے نے ان لوگوں کو اگئی جگہ سے ہٹا کر وہ جگہ بدرجہ اصحابی گودلوائی تو اس کے ساتھ اور وہ جیسیں بھی تھیں مثلاً ان لوگوں کو خود چاہیے تھا کہ ان بزرگ صحابہؓ کا خیال کرتے اور حافظ و مردوت برست کر خود بہت کرائیں جگہ دیتے۔ جب انہوں نے از خود ایسا نہیں کیا تو پھر حکماً ان سے ایسا کرایا گیا۔

اسی طرح پہلے کے لوگ حضورؐ کے کلمات پوری طرح سن پکھے تھے اب یہ حضرات ۲۱ نے تھے تو اپنے نے چاہا کہ یہ بھی ہے آرام سے بینچ کر میری حدیثیں سن لیں اور تعلیم الٰہی حاصل کر لیں اسی طرح امت کو اس بات کی تعلیم بھی دیتی تھی کہ وہ اپنے بڑوں اور گزر کوں کو امام کے پاس بیٹھنے دیں اور انہیں سے مقدم رکھیں۔

مند احمد میں ہے کہ رسول اللہ نماز کی صنفوں کی درستی کے وقت ہمارے مونڈھے خود پکڑ کر ٹھیک ٹھاک کرتے اور زبانی بھی فرماتے جاتے سیدھے ہو لیز ہے تر پچھے نہ کھڑے ہوا کرو دانا تی اور علیکم صاحبی والے مجھ سے قریب رہیں پھر درجہ بدرجہ۔ حضرت ابو مسعودؓ اس حدیث کو بیان فرمایا کہ فرماتے ہیں باوجود واس حکم کے افسوس کتم اب بڑی نیز ٹھیک ٹھیں کرتے ہو۔ مسلم ابو داؤد نسائی اور ابن ماجہ میں بھی یہ حدیث ہے۔

ظاہر کر جب اپنے گاہی حکم نماز کے لیے تھا تو نماز کے سوا اور وقتوں میں تو بطور اولی یہی حکم رہے گا۔
ابوداؤد میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

صنفوں کو درست کرو مونڈھے ملائے رکھو صنفوں کے درمیان خالی جگہ نہ چھوڑو اپنے بھائیوں کے پاس صاف میں نرم ہن جالیا کرو صاف میں شیطان کے لیے سوراخ نہ چھوڑو صاف ملانے والے کو اللہ تعالیٰ ملاتا ہے اور صاف توڑنے والے کو اللہ تعالیٰ کاٹ دیتا ہے۔ اس لیے سید القاراء حضرت ابی بن کعبؓ جب پہنچت تو صاف اول میں سے کسی ضعیف العقل شخص کو پیچھے ہٹا دیتے اور خود پہلی صاف میں مل جاتے اور اس حدیث کو دلیل میں لاتے کہ حضورؐ نے فرمایا ہے مجھ سے قریب ذی رائے اور اعلیٰ علیکم صاحبی کھڑے ہوں پھر درجہ بدرجہ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو کیا اگر کوئی شخص کھڑا ہو جاتا تو اپنے اسکی جگہ پر نہ بیٹھتے اور اس حدیث کو پیش کرتے جو اور گزری کے کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ میں کوئی اور نہ بیٹھے۔

ایک صحیح حدیث میں ہے:

ایک مرتبہ حضورؐ بیٹھے ہوئے تھے کہ تین شخص ہے۔ ایک تو مجلس کے درمیان جگہ خالی دیکھ کر وہاں آ کر بیٹھ گیا۔ دوسرا نے مجلس کے آخر میں جگہ بنائی تیسرا واپس چاہا گیا۔ حضورؐ نے فرمایا لو کو ایسی تین ٹھنڈوں کی بابت خبر دوں ایک نے تو اللہ تعالیٰ کی طرف جگدی اور اللہ تعالیٰ نے اسے جگدی۔

دوسرا نے شرم کی اللہ نے بھی اس سے حیا کی۔

تیسرا نے من پھیر لیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے من پھیر لیا۔

حضرت قادہ فرماتے ہیں جب تمہیں بھائی اور کار خیر کی طرف بلایا جائے تو تم فوراً آجائو۔

حضرت مقائل فرماتے ہیں مطلب یہ ہے کہ جب تمہیں نماز کے لیے بلایا جائے تو انھوں کھڑے ہو اکرو۔

... وَإِذَا قِيلَ أَنْشُرُوا فَانْشُرُوا...

اور جب کہا جائے کہ انھوں کھڑے ہو جاؤ تو تم انھوں کھڑے ہو جاؤ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجلسوں میں جب جگد دینے کو کہا جائے تو جگد دینے میں اور جب چلے جانے کو کہا جائے تو چلے جانے میں اپنی بہنک نہ سمجھو۔ بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرتب بلند کرنا اور اپنی توقیع کرنا ہے اسے اللہ ضائع نہ کر۔ گا۔ بلکہ اس پر دنیا اور آخرت میں نیک بد اور گا۔ جو شخص احکام الہی پر واضح سے گردن جھکا دے۔ اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور اسکی شہرت نیکی کے ساتھ کرتا ہے۔

... يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ...

اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دیئے گئے ہیں درجے بلند کر دے گا۔

... وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَيْرٌ (۱۱)

اللہ تعالیٰ ہر اس کام سے جو تم کر رہے ہو خوب خبردار ہو۔

ایمان والوں اور صحیح علم والوں کا سبھی کام ہوتا ہے کہ اللہ کے احکام کے سامنے گروں جھکا دیا کریں اور اس سے وہ بلند درجوں کے سبقت ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو بخوبی علم ہے کہ بلند مرتبوں کا سبقت کون ہے اور کون نہیں۔

پھیر سے سرگوشی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِمُوا بَيْنَ يَدَيْ نِجْوَاءْ صَدَقَةٌ ...

اے مسلمانو! جب تم رسول سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو۔

... ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرٌ ...

یہ تمہارے حق میں بہتر اور پاکیزہ رہے،

... فَإِنْ لَمْ تَجْدُوا فِيْنَ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (۱۲)

ہاں اگر نہ پا تو پیشِ اللہ تعالیٰ بخشش والامہر بان ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو حکم دیتا ہے کہ میرے نبی سے جب تم کوئی راز کی بات کرنا پا ہو تو اس سے پہلے میرل راویں ثہرات کیا کروتا کہ تم پاک صاف ہو جاؤ اور اس قابل ہن چاؤ کہ میرے پیغمبر سے مشورہ کر سکوں ہاں اگر کوئی غریب مسکین شخص ہو تو تم اسے اللہ تعالیٰ کی بخشش اور اسکے حرم پر نظریں رکھنی پا جائیں یعنی یہ حکم صرف انہیں ہے جو مال دار ہوں۔

أَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقْدِمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ ...

کیا تم اپنی راز کی باتوں سے پہلے صدقہ کالانے سے ڈر گئے؟

... فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ...

پس جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی تمہیں معاف فرمادیا

... وَأطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (۱۳)

تواب بخوبی نمازوں کو قائم رکھو زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کی اور اسکے رسول کی تابع داری کرتے رہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا تمہیں اس حکم کے باقی رہ جانے کا اندیشہ تھا اور خوف تھا کہ کہ یہ صدقہ کب تک واجب رہے گا۔ اچھا جب تم نے اسے نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی تمہیں معاف فرمایا تو اب مذکورہ بالا فرائض کا پوری طرح خیال رکھو۔

کہا جاتا ہے کہ سرکوشی سے پہلے صدقہ کالانے کا شرف حضرت علیؓ کو حاصل ہوا ہے پھر یہ حکم ہٹ گیا۔ ایک دینار صدقہ دیکر حضورؐ سے آپ نے پوچھ دیا تھیں کیسی نہیں دس مسالک پر پھٹھے۔

حضرت علیؓ سے خود بھی یہ واقعہ تفصیلاً مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اس آیت پر نہ مجھ سے پہلے کسی نے عمل کیا نہ میرے بعد کوئی عمل کر سکے۔ میرے پاس ایک دینار تھا جسے بھنا کر میں نے دس درهم لیے ایک درهم اللہ کے نام پر کسی مسکین کو دے دیا پھر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپؐ سے سرکوشی کی۔ پھر تو یہ حکم اٹھ گیا تو مجھ سے پہلے بھی اس پر کسی نے عمل نہیں کیا اور نہ میرے بعد کوئی اس پر عمل کر سکتا ہے۔ پھر آپؐ نے اس آیت کی تلاوت کی۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں مسلمان برادر حضورؐ سے رازداری کرنے سے پہلے صدقہ کالا کرتے تھے لیکن زکوٰۃ کے حکم نے اسے اٹھا دیا۔ آپؐ فرماتے ہیں صحابہؓ نے کثرت سے سوالات کرنے شروع کر دیے جو حضورؐ پر گراں گزرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دے کر آپؐ پر تخفیف کر دی کیونکہ اب لوگوں نے سوالات چھوڑ دیئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر کشاوگی کر دی اور اس حکم کو مٹسوخ کر دیا۔

حکمرہ اور حسن بصری کا بھی یہی قول ہے کہ یہ حکم منسوخ ہے۔

حضرت قادہ کا قول ہے کہ دن کی چند ساعتوں تک یہ حکم رہا۔

حضرت علیؑ بھی یہی فرماتے ہیں کہ صرف میں ہی عمل کر سکتا تھا اور دن کا تھوڑا اسی حصہ اس حکم کو نازل ہونے ہوا تھا جو منسوخ ہو گیا۔

منافقوں کا ذکر:

أَلْمَ ثَرَ إِلَى الَّذِينَ ثَوَلُوا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ...

کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اس قوم سے دوستی کی جن پر اللہ غضبناک ہو چکا ہے۔

... مَا هُمْ مُنْكِمُ وَلَا مِنْهُمْ ...

نہ یہ منافق تمہارے ہی ہیں نہ اگے۔

... وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (۱۴)

یہ باوجود علم کے پھر بھی جھوٹ پر فتنمیں کھمار ہے ہیں۔

منافقوں کا ذکر ہو رہا ہے کہ یہ اپنے دل میں یہودی محبت رکھتے ہیں۔ کو دراصل انکے بھی حقیقی ساختی نہیں زتمہارے ہیں نہ اوہر کے نہ ادھر کے ہیں۔ صاف جھوٹی فتنمیں کھا جاتے ہیں ایمانداروں کے پاس ۲ کرآن کی ہی کہنے لگتے ہیں رسول کے پاس ۲ کر فتنمیں کھا کر اپنی ایمانداری کا یقین دلاتے ہیں اور دل میں اسکے خلاف جذبات پاتے ہیں اور اپنی غلط کوئی کا علم رکھتے ہوئے دھبا دھب بے دھڑک فتنمیں کھا لیتے ہیں۔

أَعَذَ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ...

اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر کھا ہے،

... إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۵)

حقیقت جو کچھ یہ کر رہے ہیں مرا کر رہے ہیں۔

انکی ان بد اعمالیوں کی وجہ سے انہیں سخت تر عذاب ہوں گے۔ اس دھوکے بازی کا بر ابدل انہیں دیا جائے گا۔ یہ تو اپنی قسموں کو اپنی ذھالیں بنائے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ سے رک گئے ہیں۔ ایمان ظاہر کرتے ہیں کفر دل میں رکھتے ہیں اور قسموں سے اپنی بالطفی بدی کو چھپاتے ہیں اور ناواقف لوگوں پر اپنی صحافی کا ثبوت اپنی قسموں سے پیش کر کے انہیں اپنامداح بنالیتے ہیں اور پھر فتوہ رفتہ انہیں بھی اپنے رنگ میں رنگ لیتے ہیں۔

اَتَخْذُوا اِيمَانَهُمْ جُنَاحًا فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ...

ان لوگوں نے تو اپنی قسموں کوڑھاں بنا رکھا ہے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں

... فَلِهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ (۱۶)

ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

چونکہ انہوں نے جھوٹی قسموں سے اللہ تعالیٰ کے پراز صدقہ رکھریم نام کی بے عزتی کی تھی اس لیے انہیں ذلت و باہت والے عذاب ہوں گے جن عذابوں کو نہ کئے مال دفع کر سکیں نہ اس وقت ان کی اولادیں ان کے کچھ کام ۲ کیں یہ تو جہنمی بن چکے اور وہاں سے انکا لکھنا بھی بھی نہ ہو گا۔

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَكَا أُولُادُهُمْ مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ...

ان کے مال اور انکی اولادیں اللہ کے ہاں کچھ کام نہ آئیں گی۔

... أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (۱۷)

یہ تو جہنمی ہیں، بھیشہ ہی اس میں رہیں گے۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فِي حَلْفَوْنَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَى شَيْءٍ ...

جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو کھڑا کرے گا تو یہ جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی قسمیں کھانے لگیں گے اور سمجھیں گے کہ وہ بھی کچھ ہیں

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ (۱۸)

یقین انوکے بے شک یہ جھوٹی ہیں۔

قیامت والے دن جب انکا حشر ہو گا اور بھی اس میدان میں آئے بغیر نہ رہ سکے گا سب جمع ہو جائیں گے تو چونکہ زندگی میں انکی عادت تھی کہ اپنی جھوٹی ہاتوں کو قسموں سے بچ ٹاہبٹ کر دکھاتے تھے، اج اللہ کے سامنے اپنی ہدایت واستقامت پر بڑی بڑی قسمیں کھالیں گے اور سمجھتے ہوں گے کہ یہاں بھی یہ چالاکی چال جائیں گے مگر ان جھوٹوں کی بھلا اللہ کے سامنے چال بازی کہاں چال سکتی ہے؟ وہ تو ان کا جھوٹا ہونا یہاں بھی مسلمانوں سے بیان فرمآچکا۔

اہن ابی حاتم میں ہے کہ آنحضرتؐ اپنے کسی مجرے کے سامنے میں تخریف فرماتھے اور صحابہ کرام بھی اس پاس بیٹھے تھے سایہ دار جگہ کم تھی پہ مشکل لوگ اس میں پناہ لئے بیٹھے تھے کہ اپنے فرمایا ویکھوا بھی ایک شخص ۲۴ کا جو شیطانی نگاہ سے دیکھتا ہے وہ ۲۴ توس سے بات نہ کرنا۔

تحوزی دیر میں ایک کیری آنکھوں والا شخص آیا۔ حضورؐ سے اپنے پاس بلکہ فرمایا کیوں بھجنی تو اور فلاں فلاں مجھے کیوں گالیاں دیتے ہو؟ یہ بیباں سے چلا گیا اور ان ان کا نام حضورؐ نے لیا تھا انہیں لے کر آیا اور پھر تو قسموں کا تاثنا باندھ دیا کہ ہم میں سے کسی نے حضورؐ کی کوئی بے ادبی نہیں کی۔ اس پر یہ آیت اتری کہ یہ جھوٹے ہیں۔

یہی حال شرکوں کا بھی دربارِ اللہ میں ہو گا کہ قسمیں کھا جائیں گے کہ ہمیں اللہ کی قسم جو ہمارا رب ہے کہ ہم نے شرک نہیں کیا۔

اسْتَحْوَدْ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنْسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ أَوْلِئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ...

ان پر شیطان نے غلبے حاصل کر لیا ہے اور انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے۔ یہ شیطانی لشکر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان پر شیطان نے غلبہ پالیا ہے اور انکے دل کو اپنی مٹھی میں کر لیا ہے۔ یادِ اللہ کا ذکر اللہ سے انہیں دور رکھ دیا ہے۔

ابوداؤد کی حدیث میں ہے رسول اللہؐ فرماتے ہیں:

مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ، لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَدْ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ،

فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الدُّنْبُ الْقَاصِيَةَ

جس کسی بستی یا جگل میں تین شخص بھی ہوں اور اس میں نمازِ قائم کی جاتی ہو تو شیطان ان پر چھا جاتا ہے۔ پس تو جماعت کو لازم پکڑ رہو۔ بھیڑ یا اسی بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہو۔

حضرت مسیح فرماتے ہیں یہاں مراد جماعت سے نماز کی جماعت ہے۔

... أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ (۱۹)

کوئی شک نہیں کہ شیطانی لشکر ہی خراب خمثہ ہے۔

فرمایا کہ اللہ کے ذکر فرماؤش کرنے والے شیطانی جماعت کے افراد ہیں۔ شیطان کا یہ لشکر یقیناً نامرا دار رہیاں کا رہے۔

اللہ اور رسول کے دشمن ذلیل ہو گے :

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادِثُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَوْلِئِكَ فِي الْأَذْلَىنَ (۲۰)

بے شک اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں وہی لوگ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔

كَتَبَ اللَّهُ لِأَغْلِبِنَ أَنَا وَرَسُلِي إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ (۲۱)

اللہ تعالیٰ کہہ چکا ہے کہ بیشک میں اور میرے پیغمبر غالب رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ جو لوگ حق سے برکتی ہیں ہدایت سے دور ہیں، اللہ اور اسکے رسول کے خلاف ہیں احکام شرح کی اطاعت سے الگ ہیں یہ لوگ ابتداء رجیہ کی ذمیل بے وقار اور خستہ حال ہیں رحمت رب سے دور اللہ کی مہربانی بھری نظرؤں سے اوجھل اور دنیا اور آخرت میں بر باد ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیصل کر چکا ہے بلکہ اپنی پہلی کتاب میں ہی لکھ چکا ہے اور مقدر کر چکا ہے جو تقدیر اور جو تحریر نہ مٹے گی نہ بد لے گی نہ اسے ہیر پھیر کرنے کی کسی میں طاقت ہے کہ وہ اور اس کی کتاب اور اس کے رسول اور اس کے مومن ہندے دنیا اور آخرت میں غالب رہیں گے جیسے اور جگہ ہے:

إِنَّا لَنَصْرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ ظَاهَرُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُولُونَ إِنَّمَا يَوْمُ الْأَشْهَادِ

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ (52:40-51)

ہم اپنے رسول کی اور ایماندار بندوں کی ضرور ضرور مدد کریں گے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی جس دن کو وہ قائم ہو جائیں گے اور جس دن گنجائروں کو کوئی عذر و مدد نہ فائدہ نہ پہنچائے گی ان پر لعنتیں برستی ہوں گی اور ان کے لیے برا آنکھ ہو گا۔

یہ لکھنے والا اللہ قوی ہے اور اسکی لکھت اٹل ہے وہ غالب و قہار ہے اپنے دشمنوں پر ہر وقت قابو رکھنے والا ہے۔ اسکا یہ اٹل توفیصل اور طے شدہ قضایا ہے کہ دونوں جہاں میں انجام کے اعتبار سے غالب و اصرت مومنوں کا حصہ ہے۔

مومن سب سے بڑھ کر اللہ اور رسول سے محبت رکھتے ہیں:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُونَ ...

اللہ تعالیٰ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھنے والوں کو تو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہر گز نہ پائے گا

...مَنْ حَادَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَكُوْنُ كَاثُوا أَبَاءُهُمْ أَوْ أَبْنَاءُهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَاتَهُمْ ...

گوہہ ان کے باپ یا اٹکے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ قبیلے کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ناممکن ہے کہ اللہ کے دوست اللہ تعالیٰ کے دشمن سے محبت رکھیں۔ اور جگہ ہے:

**لَا يَتَّخِذُ الْمُؤْمِنُونَ الْكَفَرِيْنَ أُولَيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ
إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ ثُقَّةً وَيَحْذِرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ (3:28)**

مسلمانوں کو چاہیے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا ولی دوست نہ بنا جیسی ایسا کرنے والے کے ہاں کسی کمی میں نہیں: ہاں ذرخوف کے وقت بطور دفع الوقت کے ہوتا اور بات ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی گرامی ذات سے ذرا رہا ہے۔

اور جگہ ہے:

**فَلْ إِنْ كَانَ أَبَاوْكُمْ وَأَبْنَاؤْكُمْ وَإِخْوَنْكُمْ وَأَزْوَجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالُ اقْرَفْتُمُوهَا وَتَجَرَّةً
تَخْشُونَ كَسَادَهَا وَمَسْكُنَ تُرْضُوْهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجَهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا
حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَسِيقِينَ (٩:٢٤)**

اے نبی اعلان کرو یجیے کہ اگر تمہارے باپ دادا یعنی پوتے بیوی چپے کبھی قید مال و دولت تبارت حرفت گھر بار وغیرہ تمہیں ہے نسبت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے اور اس کی راہ کے جہاد کے زیادہ عزیز اور محظوظ ہیں تو تم اللہ کے عنقریب بر سر پڑنے والے عذابوں کا انعام کرو اس قسم کے فاسقوں کی رہبری بھی اللہ کی طرف سے نہیں ہوتی۔

حضرت سعید بن عبد العزیز فرماتے ہیں یہ آیت حضرت ابو عیینہ عامر بن عبد اللہ بن جراح کے بارے میں اتری ہے۔ جنگ بدرا میں انگلے والد کفر کی جماعت میں مسلمانوں کے مقابلے پر آئے۔ آپ نے انہیں قتل کر دیا۔

... أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ ...

یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ دیا ہے اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اپنے دل کو اللہ کے دشمنوں کی محبت سے خالی کرو۔ اور شرک رشتہ داروں سے بھی محبت چھوڑ دے وہ کامل الایمان شخص ہے جس کے دل میں ایمان نے جزیں جمالی ہیں اور جن کی قسم میں سعادت لکھی جا سکی ہے اور جن کی نیاد میں ایمان کی زینت فوج گئی ہے اور انکی تائید اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس کی روح سے کی ہے، یعنی انہیں قوی بنا دیا ہے۔

... وَيَدْخُلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ...

اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جہاں یہ ہمیشور ہیں گے

... رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ...

اللَّهُ أَنَّ رَاضِيَ هُوَ اَنْ رَاضِيَ اللَّهُ سَخَّنَشَ ہیں گے۔

اور یہی بھتی نہروں والی جنت میں جائیں گے جہاں سے کبھی نہ نکالے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی یہ اللہ سے خوش چوکے انہوں نے اللہ کے لیے رشتہ کبہ والوں کو ناراض کر دیا تھا اللہ تعالیٰ اس کے ان سے راضی ہو گیا اور انہیں اس قدر دیا کہ یہ بھی خوش خوش ہو گئے۔

... أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ...

يَشْكُرُ الْلَّهَ بِهِ

... أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (٢٢)

۲ گاہ رہو بے شک اللہ کے گروہ والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔

الشکر الہی بھی ہے اور کامیاب گروہ بھی بھی ہے جو شیطانی الشکر اور ناکام گروہ کے مقابل ہے۔

حضرت ابو حازم اعرجؓ نے حضرت زہریؓ کو لکھا کہ جادہ دو قسم کی ہے:

ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کے ہاتھوں پر جاری کرتا ہے جو حضرات عام لوگوں کی لئگا ہوں میں نہیں چلتے جنکی عام شہرت
نجیں ہوتی جنکی صفت اللہ کے رسولؐ نے بیان فرمائی ہے:

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو مکنام تحقیقی نیکو کاری ہیں اگر وہ نہ کیس تو پوچھ چکھنا ہو اور ۲ جائیں تو ۲ وہ
بھگت نہ ہوا نکلے دل ہدایت کے چدائیں ہیں۔

ہر سیاہ رنگ اندھیرے والے فتنے سے نکلنے ہیں۔

یہ ہیں وہ اولیاء اللہ جنمیں اللہ نے اپنا الشکر فرمایا ہے اور جن کی کامیابی کا اعلان کیا ہے۔ ان ابی حاتم
نقیم بن حماد میں ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنی دعائیں فرمایا:

اے اللہ کسی فاسق فاجر کا کوئی احسان اور سلوک مجھ پر نہ رکھ کیونکہ میں نے تیری نازل کرده وہی میں پڑھا ہے کہ ایماندار ناخشمین
اللہ کے دوست نہیں ہوتے۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں ان لوگوں کا خیال ہے کہ یہاں بت ان لوگوں کے بارے میں اتری ہے جو باوشاہ سے خلط ملطэр رکھتے ہوں۔

ابو احمد عسکری



© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com